سلسلہ: رسائلِ فتاویٰ رضویہ

جلد: اکیسویں

رسالہ نمبر 7

نَقَاءُ السَّلَافَہ فِیْ ۱۳۱۹ھ
اَحْکَامِ الْبَیْعَۃِ وَالْخِلَافَہ

بیعت وخلافت کے احکام میں خوبصورت نچوڑ

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ

نَقَاءُ السَّلَافَہ فِیْ اَحْکَامِ الْبیْعَۃِ وَالْخِلَافَہ ۱۳۱۹ھ

(بیعت وخلافت کے احکام میں خوبصورت نچوڑ)

مسئلہ ۱۷۷: ۲۵/ جمادی الاولٰی ۱۳۱۸ھ

زید کہتا ہے کہ میں مسلمان اور مسلمان کے یہاں پیدا ہوا، روز پیدائش سے طریقہ اسلام پر اہلسنت وجماعت کا پیرو، غیر طریقے کی بے جابات جو خلاف سنت ہے حجت کو تیار، اور جو باتیں پیر بتاتا ہے وہ قرآن وحدیث سے بتاتا ہے وہ باتیں مجھ کو معلوم ہیں۔ پہلے سے عمل کرتا ہوں اور نہیں بھی، پھر روز قیامت کو گروہ امتیان حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں اٹھیں گے پھر کیا ضرورت ہے بیعت کرنے کی اور سلسلے میں آنے کی؟ ایک فقرہ جواب اس خیال جاہلانہ کا لکھ دیجئے تاکہ وسوسہ شیطانی دل سے دور ہو جائے آئندہ توبہ واستغفار کریں، **بینوا توجروا** (بیان فرماؤتاکہ اجر پاؤ۔ت)

الجواب:

قرآن وحدیث میں شریعت، طریقت، حقیقت سب کچھ ہے اور ان میں سب سے زیادہ ظاہر وآسان مسائل شریعت ہیں ان کی تو یہ حالت ہے کہ اگر ائمہ مجتہدین انکی شرح نہ فرماتے تو علماء نہ سمجھتے اور علماء کرام اقوال ائمہ مجتہدین کی تشریح وتوضیح نہ کرتے تو ہم لوگ ارشادات ائمہ کے سمجھنے سے بھی عاجز

رہتے اور اب اگر اہل علم عوام کے سامنے مطالب کتب کی تفصیل اور صورت خاصہ پر حکم کی تطبیق نہ کریں، تو عام لوگ ہر گز ہر گز کتابوں سے احکام نکال لینے پر قادر نہیں، ہزار جگہ غلطی کریں گے اور کچھ کا کچھ سمجھیں گے اس لئے یہ سلسلہ مقرر ہے کہ عوام آج کل کے اہل علم ودین کا دامن تھامیں اور وہ تصانیف علمائے ماہرین کا اور وہ مشائخ فتوٰی کا اور وہ ائمہ ہدٰی کا اور وہ قرآن وحدیث کا، جس شخص نے اس سلسلے کو توڑا وہ اندھا ہے۔ جس نے دامن ہادی ہاتھ سے چھوڑا عنقریب کسی عمیق، (گہرے) کنویں میں گرا چاہتا ہے۔ امام اجل عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبرٰی میں فرماتے ہیں:

لو قدان اھل دور تعدوا من فوقھم الی الدور الذی قبلہ لا انقطعت وصلتھم بالشارع ولم یھتدوا لایضاح مشکل ولا تفصیل مجمل وتامل یااخی لولا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فصل بشریعتہ مااجمل فی القراٰن لبقی علی اجمالہ کما ان الائمۃ المجتھدین لو لم یفصلوا مااجمل فی السنۃ ابقیت السنۃ علی اجمالھا وھکذا الی عصرنا ھذا[1] الخ۔	اگر بالفرض اہل زمانہ تجاوز کرجائیں اپنے اوپر والوں سے طرف اس زمانہ کے کہ وہ ان سے پہلے ہو تو ان کا شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملنا منقطع ہوجائے گا، اور وہ مشکل کو واضح کرنے اور مجمل کی تفصیل کی راہ نہ پائیں، غور کرائے بھائی، اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قرآن کے اجمال کی اپنی شریعت سے تفصیل نہ فرماتے تو قرآن اپنے اجمال پر باقی رہتا جیساکہ تحقیق اگر ائمہ مجتہدین حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سنت کے اجمال کی تفصیل نہ کرتے تو سنت اپنے اجمال پر باقی رہتی اور ایسے ہی ہمارے اس زمانہ تک الخ (ت)

اسی میں ہے:

کما ان اشارع بین لنا بسنتہ ما اجمل فی القراٰن و کذلك الائمۃ المجتھدین بینوا لنا ما اجمل فی احادیث الشریعۃ ولو لابیانھم لنا ذٰلك لبقیت الشریعۃ علی اجمالھا	جیساکہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سنت کے ساتھ قرآن مجید کے اجمال کی تفصیل کی ہے، اور ایسے ائمہ مجتہدین نے ہمارے لئے احادیث شریعت کے اجمال کا بیان فرمایا ہے اور بالفرض ان کا بیان نہ ہوتا تو شریعت اپنے اجمال پر باقی

[1] المیزان الکبرٰی فصل ومما یدلك علی صحۃ ارتباط جمیع اقوال علماء الشریعۃ الخ مصطفی البابی مصر ۱/ ۳۷

وہکذا القول فی اہل کل دور بالنسبۃ للدور الذین قبلهم الی یوم القیمۃ فان الاجمال لم یزل ساریا فی کلام علماء الامۃ الی یوم القیمۃ ولو لا ذٰلك ماشرحت الکتب ولاعمل علی الشروح حواش کمامر [2]۔	رہتی، اور یہی بات ہر اہل دور کی بنسبت اپنے پہلے دور والوں کی ہے قیامت تک، اس لئے کہ اجمال علماء امت کے کلام میں قیامت تک جاری رہتا، اگر ایسانہ ہوتا توکتابوں کی شرحیں اور شرحوں پر حواشی نہ لکھے جاتے۔ جیساکہ گزرچکا۔(ت)

غیر مقلدین اس سلسلے کو توڑ کر گمراہ ہوئے اور نہ جانا کہ: ع

ہمہ شیران جہاں بستہ ایں سلسلہ اند — روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

(دنیاکے تمام شیر اس سلسلہ میں بندھے ہوئے ہیں لومڑی اپنے حیلہ سے اس سلسلہ کو کیسے کمزور بنا سکتی ہے۔ت)

جب احکام شریعت میں یہ حال ہے تو صاف روشن کہ دقائق سلوک اور حقائق معرفت بے مرشد کامل خود بخود قرآن وحدیث سے نکال لینا کس قدر محال ہے۔ یہ راہ سخت باریک اور بے شمع مرشد نہایت تاریک ہے، بڑے بڑوں کو شیطان لعین نے اس راہ میں ایسامارا کہ تحت الثرٰی تک پہنچادیا، تیری کیا حقیقت کہ بے رہبر کامل اس میں چلے اور سلامت نکل جانے کاادعا کرے، ائمہ کرام فرماتے ہیں: آدمی اگرچہ کتناہی بڑاعالم زاہد کامل ہو اس پر واجب ہے کہ ولی عارف کو اپنا مرشد بنائے بغیر اس کے ہر گز چارہ نہیں، میزن الشریعۃ میں ارشاد فرمایا:

فعلم من جمیع ماقررناہ وجوب اتخاذ الشیخ لکل عالم طلب الوصول الی شہود عین الشریعۃ الکبرٰی ولواجمع جمیع اقرانہ علی علمہ وعملہ وزہدہ وورعہ ولقبوہ بالقطبیۃ الکبرٰی فان لطریق القوم شروطا لایعرفھا الا المحققون منھم دون	پس معلوم ہوااس تمام سے جو کہ ہم نے ثابت کیاہے شیخ کے پکڑنے کا وجوب ہر عالم کے لئے جو طلب کرے عین شریعت الکبرٰی کے مشاہدہ تک پہنچنے کو اگرچہ اس کے تمام ہم عصر اس کے علم وعمل اوزہد وورع پر جمع ہو جائیں، اور اس کو قطبیت کبرٰی کالقب دیں اس لئے کہ اس قوم (یعنی صوفیہ) کے طریق کی کچھ شرطیں ہیں جن کو کہ سوائے ان کے محققین کے

[2] المیزان الکبرٰی فصل فی بیان استحالہ خروج شیئ الخ مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۶

الدخیل فیھم بالدعاوی والاوہام وربما کان من لقبوہ بالقطبیۃ لایصلح ان یکون مرید القطب[3] الخ۔	کوئی نہیں پہچان سکتا نہ کہ وہ لوگ جو صرف اپنے دعاوی اور اوہام کے ساتھ ان میں داخل ہوتے ہیں اور بسا اوقات جن کو انھوں نے قطب ہونے کا لقب دیا ہے وہ اس لائق نہیں ہے کہ کسی حقیقی قطب کا مرید ہو۔ (ت)

یہ اس لئے جو اس راہ کا چلنا چاہے اور ہمت پست کوتاہ دست لوگ اگر سلوک نہ بھی چاہیں تو انھیں توسل کے لئے شیخ کی حاجت ہے یوں اللہ عزوجل اپنے بندوں کو بس تھا۔ قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

"اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ"[4]	کیا خدا اپنے بندوں کو کافی نہیں۔

مگر قرآن عظیم نے حکم فرمایا:

"وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ"[5]	اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

اللہ کی طرف وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف وسیلہ مشائخ کرام، سلسلہ بہ سلسلہ جس طرح اللہ عزوجل تک بے وسیلہ رسائی محال قطعی ہے یونہی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک رسائی بے وسیلہ دشوار عادی ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صاحب شفاعت ہیں اللہ عزوجل کے حضور وہ شفیع ہونگے اور ان کے حضور علماء واولیاء اپنے متوسلوں کی شفاعت کریں گے، مشائخ کرام دنیا ودین ونزع وقبر وحشر سب حالتوں میں اپنے مریدین کی امداد فرماتے ہیں، میزان الشریعہ میں ارشاد فرمایا:

قد ذکرنا فی کتاب الاجوبۃ عن ائمۃ الفقہاء و الصوفیۃ ان ائمۃ الفقہاء والصوفیۃ کلھم یشفعون فی مقلدیھم و یلاحظون احدھم عند طلوع روحہ و عند سوال منکر ونکیر لہ وعند	تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے کتاب الاجوبہ عن ائمۃ الفقہاء و الصوفیہ میں کہ فقہاء اور صوفیہ سب کے سب اپنے متبعین کی شفاعت کریں گے اور وہ اپنے متبعین اور مریدین کے نزع کی حالت میں روح کے نکلنے اور منکر نکیر کے سوالات

[3] المیزان الکبرٰی فصل ان القائل کیف الوصول الخ مصطفی البابی مصر ۱/ ۲۲

[4] القرآن الکریم ۳۹/ ۳۶

[5] القرآن الکریم ۵/ ۳۵

النشر والحشر والحساب والمیزان والصراط ولا یغفلون عنھم فی موقف من المواقف[6] الخ۔	نشر وحشر اور حساب اور میزان عدل پر اعمال تلنے اور پر صراط گزرنے کے وقت ملاحظہ فرماتے ہیں اور تمام مواقف میں سے کسی ٹھہرنے کی جگہ سے غافل نہیں ہوتے الخ (ت)

اس محتاج وبے دست وپا سے بڑھ کر کون احمق اپنی عافیت کا دشمن کون جو اپنی سختیوں کے وقت اپنے مددگار نہ بنائے۔حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

استکثروامن الاخوان فان لکل مؤمن شفاعۃ یوم القیمۃ رواہ ابن النجار[7] فی تاریخہ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	اللہ کے بکثرت نیک بندوں سے رشتہ وعلاقہ محبت پیدا کرو کہ قیامت میں ہر مسلمان کامل کو شفاعت دی جائے گی کہ اپنے علاقہ والوں کی سفارش کرے۔(اس کو ابن النجار نے اپنی تاریخ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

اور بالفرض معاذاللہ اور کچھ نہ ہوتا تو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک اتصال سلسلہ کی برکت کیا تھوڑی تھی جس کے لئے علماء کرام آج تک حدیث کی سندیں لیتے ہیں یہاں کہ رتن ہندی وغیرہ کی اسانید سے طلب برکت کرتے ہیں۔امام ابن حجر عسقلانی اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں:

انتقیت عن المحدث للرحال جمال الدین محمد بن احمد بن امین الاقشھری نزیل المدینۃ النبویۃ فی فوائد رحلتہ اخبرنا ابوالفضل وابو القاسم بن ابی عبداللہ بن علی بن ابراھیم بن عتیق اللواتی المعروف بابن الخباز المھدوی(فذکر بسندہ حدیثا عن خواجہ رتن)قال وذکر خواجہ رتن بن عبداللہ انہ شھد	کوچ کرنے والے محدث جمال الدین محمد بن احمد بن اقشہری مدینہ منورہ میں رہائش پذیر سے خبر دیا گیا، میں اپنی فوائد رحلت میں بیان کیا ہم سے ابوالفضل اور ابوالقاسم ابن عبداللہ بن ابراہیم بن عتیق اللواتی المعروف بہ بن خباز مہدوی کہ انھوں نے اپنی سند سے حدیث ذکر کی حضرت خواجہ رتن سے فرمایا اور ذکر کیا کہ خواجہ رتن بن عبداللہ نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

[6] المیزان الکبرٰی فصل فی بیان جملۃ من الامثلۃ المحسوسۃ مصطفی البابی مصر ۱/ ۵۳

[7] کنز العمال بحوالہ ابن نجار عن انس حدیث ۲۴۶۴۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۹/ ۴

مع رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الخندق وسمع منہ ہذا الحدیث ورجع الی بلاد الھند ومات بہا وعاش سبع مائۃ سنۃ ومات لسنۃ ست وتسعین وخمسمائۃ وقال الاقشہری وہذا السند یتبرک بہ وان لم یوثق بصحتہ[8]۔	کی معیت میں غزوہ خندق میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس حدیث کو سنا اور ہندوستان کے شہروں میں واپس آئے اور وہاں فوت ہوئے اور سات سو سال زندہ رہے اور ۵۹۶ھ میں وفات پائی، اور اقشہری نے فرمایا اس سند سے برکت حاصل کی جاتی ہے اگرچہ اس کی صحت کا وثوق (اعتماد) نہیں ہے۔ (ت)

توسلاسل واسانید اولیائے کرام کا کیا کہنا خصوصا سلسلہ عالیہ علیہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم قطب عالم صلی اللہ تعالٰی علی جدہ الکریم وابائہ الکرام وعلیہ وسلم جوارشاد فرماتے ہیں کہ:

"میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسے زمین پر آسمان"[9]

اور فرماتے ہیں: "اگر میرے مرید کا پاؤں پھسلے گا میں ہاتھ پکڑ لوں گا"[10]

اسی لئے حضور کو پیر دستگیر (ہاتھ پکڑنے والے) کہتے ہیں ____ اور فرماتے ہیں:

"اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہوں اور اس کا پردہ کھلے میں ڈھانک دوں گا"[11]

اور فرماتے ہیں: مجھے ایک دفتر دیا گیا حد نگاہ تک کہ اس میں میرے مریدوں کے نام تھے قیامت تک اور مجھ سے فرمایا گیا وھبتھم لك[12] یہ سب ہم نے تمھیں دے ڈالے"

رواھا عنہ الائمۃ الثقات رضی اللہ تعالٰی	اس ارشاد کو معتمد ائمہ رضی اللہ تعالٰی عنہم نے

[8] الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ترجمہ انس بن عبداللہ ۲۷۵۹ دار صادر بیروت ۱/ ۵۳۷

[9] بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراھم مصطفی البابی مصر ص ۱۰۰

[10] بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراھم مصطفی البابی مصر ص ۱۰۲

[11] بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراھم مصطفی البابی مصر ص ۹۹

[12] بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراھم مصطفی البابی مصر ص ۱۰۰

عنھم ، وعنابھم ، اٰمین۔ واللہ تعالٰی اعلم۔	آپ سے روایت کیا ہے۔ آمین ! واللہ تعالٰی اعلم۔